

رجسٹرڈ نمبر ایل ...

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۸ اپریل ۱۹۱۶ء | نمبر ۱۷

گلدستہ اخبار

سرکاری تخمینہ کے مطابق ابتدائے جنگ سے اس وقت تک ۲۶۰۰۰ فوجی وارداتیں وقوع میں آئیں جن میں سے ۶۸۲۰۰۰ مارے گئے۔

لندن کے مسٹر پیمبرٹن بلنگ نے حال ہی میں سوئزرلینڈ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہوائی جہاز دو برس کے اندر اندر ۲۵۰ فی گھنٹہ کی مسافت طے کرنے کے قابل ہوں گے۔

اس نے یہ بھی پیشینگوئی کی کہ دس برس کے اندر اندر بہت لوگ ہوائی میں برطانیہ کا مقابلہ کرنے کی کوشش کریں گے

لندن کے ٹائمس پیج پر صلیب احمر کے متعلق جو ایکیوسر ڈسلز اگر وہبیشن ہوئی تھی۔ اس میں ہر روز بینڈ تین ایسے گیت گایا کرتا ہے جس میں جرمنوں سے نفرت کا اظہار کیا گیا ہے لوگ شوق سے یہ گیت خریدتے ہیں۔

اتحادی قرضہ میں سے صرف برطانیہ کی جو امداد بلجیم کو دی جاتی ہے۔ اس کا تخمینہ نصف ملین پونڈ ماہواری ہے۔

اخبار روم کنکارڈیا کو برلن سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ولیعہد یونان پوٹسڈم میں قیصر جرمنی کا مہمان ہے۔ اور شاہ قسطنطین کی جانب سے کسی ضروری کام پر بھیجا گیا ہے۔

۱۱ اپریل۔ ایڈریانوپل۔ سمرنا اور قسطنطنیہ میں ترکوں کے یونانی باشندوں کا قتل عام کیا۔ ایڈریانوپل کے قتل عام میں ترکی اور بلغاری ہر دو شامل تھے۔

لکھنو میں ایک شیعہ کالج قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اب تک ۷۸۸۹۹ روپیہ چندہ ہو گیا ہے۔ کل ۱۲ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔

گذشتہ سنیچر اور اتوار ۲۲ و ۲۳ اپریل لاہور میں مسلسل سخت آندھیوں کے بعد پیر کی علی الصبح کو خوب بارش ہو گئی ہے۔

دہلی کے رائے بہادر لالہ سلطان سنگھ نے سینٹ جانس ایمبولنس ایسوسی ایشن کو ہندوستانی زخمی سپاہیوں کے لئے ۸ ہزار روپیہ قیمت کا ایک مکمل موٹر ایمبولنس نذر کیا ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۸ اپریل میں پنجاب کے ۲۸ بڑے بڑے میونسپل قصبات میں تعداد پیدائش ۹۰۰ اور تعداد اموات ۸۶۷ تھی۔

جرمن بہت جلد سیر ریخت جنگ کرنے والے ہیں اور شنڈ میں بھاری فوج اور سامان جنگ بھیج دیا گیا ہے۔ تمام محاذ پر جنگ پہنچ چکی ہے۔

تار برقیات

لندن ۲۵ اپریل - امیر البحر اعلان دیتا ہے کہ اس صبح کو ۴ ½ بجے ایک جرمن جنگی کروزر بیڑہ معہ ہلکے کروزروں اور برباد کن کشتیوں کے لوسٹاف کے قریب نظر آیا - مقامی بحری فوج نے مقابلہ کیا - عنقریب ۲۰ منٹ کے اندر اندر وہ جرمنی کو واپس روانہ ہوگیا اور ہمارے ہلکے کروزروں اور برباد کن کشتیوں نے اس کا تعاقب کیا ساحل پر دو مرد ایک عورت اور ایک بچہ ہلاک ہوئے - مالی نقصان نہایت خفیف تھا - اور جہاں تک فی الحال معلوم ہے - دو برٹش ہلکے کروزروں اور ایک برباد کن کشتی کو تھوڑے ضرب آئی مگر غرقاب کوئی نہیں ہوا -

لنڈن ۲۴ اپریل - امیر البحر اعلان دیتا ہے کہ ایک جہاز کے ذریعہ سے جو دراصل ایک جرمن آگزیلیری کروزر تھا - غیر جانبدار تجارتی جہاز کے بھیس میں آئرلنڈ کی حوابت جنگ اور سامان جدل خشکی پر اتارنے کی کوشش کی گئی - یہ کروزر ایک جرمن بحری سرنگ کے ہمراہ تھا - یہ آگزیلیری کروزر تو غرق کردیا گیا - اور جو لوگ اس پر تھے اُن کی ایک تعداد گرفتار کر لی گئی - جس میں سر راجر کیسمنٹ بھی تھا - جو برطانیہ کے خلاف جرمن میں اور دیگر مقامات پر جا کر لوگوں کو جنگ ہی سے جنگ کرنے کے ترغیب دے رہا تھا - سر راجر کیسمنٹ اب لنڈن میں فوجی حراست میں ہے -

لنڈن ۲۴ اپریل - ایک سرکاری خبر سے معلوم ہوتا ہے - کہ ۲۳ ماہ حال کو القنطرا کے مشرق کیجانب علاقہ قسطیہ (واقعہ مصر) میں ایک جنگ ہوئی - ہوائی جہاز سے جاسوسی کیگئی جس سے معلوم ہوا کہ ۲۰۰۰ سے ۵۰۰۰ تک کی طاقت کی مخالفانہ پارٹیاں مقام دوآنڈر کے گرد نواح میں فراہم ہو رہی تھیں - صبح کے ۵ بجے دوآنڈر میں دشمن کے پانسو آدمیوں نے ہم پر حملہ کیا - مگر اُنہوں نے شکست فاش کھائی - اور کمک کے پہونچ جانے کے بعد دشمن بھاگ نکلا اور ۷۰ آدمی اس کے مارے گئے اور ۳۰ گرفتار ہو گئے - آسٹریلیا کی فوج نے ہوائی جہازوں کی امداد کے ساتھ دشمن کے عقب پر حملہ کیا اور دشمن کو فوجی آتشباری بم مشین گنوں اور ہوائی جہازوں نے سخت نقصان پہنچایا -

لنڈن ۲۴ اپریل - پیرس - فرانسیسی برابر آگے بڑھے جا رہے ہیں - کیونکہ یہ مرقوم ہے - مقام بیسی پر ایک جرمن حملہ پسپا کر دیا گیا ہم نے میوز کے مغرب کی جانب جرمن کے ایک جاسوسی گروہ کو منتشر کر دیا گیا - کاڈس کے شمال مغرب میں فرانسیسی بم پھینکنے والے آگے بڑھ گئے ہیں - اور بہت سے آدمی گرفتار کرلئے - جرمن مورٹ ہوم پر سختی سے گولہ باری کر رہے ہیں - اور اپریموٹ میں دونوں طرف سے توپیں سرگرم کار ہیں - ہم نے دو بجے میں جان ہوم کی سمت میں دشمنوں کا ایک مورچہ لے لیا -

فرانسیسی ہوائی بیڑوں نے بلجیم میں دیفو لیگ ریلوے سٹیشن پر دو مرتبہ بم پھینکے - جن سے بہت مطلب برآری ہوئی - تمام ہوائی جہاز صحیح سلامت واپس آئے -

لنڈن ۲۴ اپریل - سینٹ ریلوے پر کناڈا کی فوج نے سرنگوں کے دہانوں پر ایک جنگ میں بڑے کارنمایاں ظاہر کئے - یہ دہانے ان سرنگوں کے ہیں جو سائل فیوسیلیر نے جرمن خندقوں پر قبضہ کرنے سے بنا دیئے تھے - یہ دہانے ۵۰ سے ۱۰۰ فیٹ تک عمیق ہیں - کناڈا کی فوج کو حکم تھا کہ دہانوں میں قبضہ رکھیں - ان پر سات دن گولہ باری ہوتی رہی - اس گولہ باری کی کیفیت اس حقیقت سے واضح ہو جاتی ہے - کہ دو گھنٹوں کے اندر اندر ۲۰۰۰ خشتی مورٹر بم پھینکے گئے تھے - باوجود اس کے کینیڈی فوجیں اطمینان کے ساتھ مورچوں کی دیواریں بناتی رہیں - ۹۰ ور بم پھینکنے والی پارٹیاں سوراخوں میں گھس گھس کر جرمنوں پر حملہ کرتی اور بم پھینکتی رہیں - گشت دنوں برابر جاری رہا - ... جبکہ جرمنوں کا سخت حملہ خاص بڑے سرنگی دہانے پر ہوا تھا تو برطانوی توپ خانے نے حملہ آوروں کا تہس نہس کر دیا - مگر باقی ماندہ سپاہ اندر گھس گئی اور ایک جان توڑ جنگ کے بعد دہانے پر قابض ہو گئی - کینیڈینوں کے بریگیڈیئر نے یہ خبر سنی اور پھرتی سے چڑھ گیا - جرمن آتشباری نے اُنکو دو مرتبہ نیچا دکھایا - مگر بعد میں اُنہوں نے اس مقام کو فتح ہی کر لیا -

---

ایڈیٹوریل نوٹس

عالمگیر انجیلی تحریک

(۱)

یہ ایک درس ہے جو ۲۲ اپریل سنہ رواں کو لاہور پرسبٹری کے جلسے پر پڑھا گیا تھا۔ اور جس کو ہمارے کرمفرمائے پادری جے ڈبلیو کی صاحب پرنسپل مشن ہائی سکول رنگ محل لاہور نے خاص نور افشاں کے لئے بھیجا ہے۔ ناظرین کے روحانی فایدہ کے لئے ہم اس کو یہاں درج کرتے ہیں۔ [illegible]

ہم آج شام یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ اس بڑی روحانی بیداری کے متعلق جو دنیا بھر میں ہو رہی ہے۔ کچھ سنیں اور بالخصوص اسبات کا علم حاصل کریں کہ خدا ایشیا میں کیا کیا کمالات اور عجائبات ظاہر کر رہا ہے۔ یہ عالیشان تحریک ہمارے پیارے ہندوستان تک بھی پہونچی ہے۔ اور ہماری پنجابی کلیسیا پر حال ہی میں عجیب برکت نازل ہوئی ہے۔ ہمارے یہاں جمع ہونے کی ایک اور غرض بھی ہے یعنی یہ کہ کیا پنجاب میں بھی ایسی بشارتی کوشش ممکن ہے؟ اور وہ کون سے طریقے ہیں جن سے ہم انفرادی طور پر اور بطور کلیسیا کے اپنے آپ کو تیار کر سکتے ہیں۔ کلیسیا کی تاریخ میں ایسے عظیم الشان اور روشن ضمیر آدمی ہوئے ہیں جو یہ خواب دیکھنے کی جرات کرتے رہے ہیں کہ وہ وقت آئیگا کہ جب تمام دنیا خدا کا کلام سننے کو تیار ہوگی اور جب کلیسیا دینداری اور تقدیس سے معمور ہو کر نکل آئے گی۔ تا کہ تمام دنیا کو مسیح کے قدموں تک لائے۔ وہ اس امر کے یقین کرنے کی بھی جرات کرتے رہے ہیں کہ وہ وقت آئے گا جب بہت سے ملکوں اور دلوں کے بند دروازے کھل جائیں گے۔ اور کلیسیا فتح مند طور پر اس میں داخل ہوگی۔ مگر اس سے پہلے کبھی ایسا پورا موقع حاصل نہیں ہوا۔ مگر اب ممکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خواب پورے طور پر سچ ثابت ہو جائینگے۔ یورپ کے بعض رنگ جو کئی برسوں سے خدا سے بے پرواہ تھے لیکن اب پھر اس کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ یورپ اب اس شائستگی کو چھوڑ رہا ہے۔ جس نے اس کو خداوند سے بالکل غافل کر دیا تھا۔ صرف بے پرواہ لوگ ہی نہیں۔ بلکہ منکر بھی خدا اور مذہب کی طرف واپس آ رہے ہیں۔ مسیحی مذہب ضرور بڑے زور سے پھیلیگا جب یہ جنگ عظیم ختم ہوگی۔ اب تمام مشنری ملک بھی خدا کا کلام سننے کے لئے تیار ہیں۔ اور وہ موقعہ جو کلیسیا کو حاصل ہے اپنی عظمت میں ایسا عظیم الشان ہے کہ آنکھوں کو چکا چوند ہو جاتا ہے۔ اگر ہم مسیحی مشن کے گذشتہ پچیس سالہ تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں مفصل طور پر اس کا علم حاصل ہوگا۔

چین کوریا اور جاپان جو ایک زمانہ میں سخت متعصب اور پرانے خیالوں کے پابند تھے۔ اب خوشی سے کلام سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں۔ گذشتہ پانچ سالوں میں تعلیم یافتہ لوگوں کے درمیان بہت بڑی تبدیلی واقعہ ہوئی ہے۔ وہ اب انجیل کا مطالعہ کرنے اور مسیحی مذہب کے دعووں کو سننے کے مستحق ہیں۔ آؤ ہم اپنی یاد کو تازہ کریں۔ اور سوچیں کہ ہندوستان میں کون سی بڑی تبدیلی واقعہ ہوئی ہے۔ اور ادنیٰ لوگوں میں مسیحی مذہب نے کیسی عظیم الشان ترقی کی ہے۔ آج ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہمارے منجی اور اس کی طاقت کے متعلق سیکھنے کے لئے تیار اور منتظر ہیں۔ اور اس نے روحانی فتوحات پر غور کریں۔ تاکہ ہم معلوم کریں کہ ان گذشتہ سالوں میں روح القدس کی عجیب طاقت نے کیا کیا ہے۔

(۱) آؤ ہم سب سے پہلے جاپان ہی کو لیں۔ پچاس سال سے کم کا عرصہ گذرا جبکہ جاپان میں مسیحیوں کے برخلاف حکم نکلا اور ان کی گرفتاری اور شناخت کے متعلق سرکاری طور پر انعام مقرر کئے گئے تھے۔ مگر تاہم گذشتہ پچاس سال میں ایک لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ لوگوں نے دین مسیحی کو قبول کیا۔ پچھلے بیس سال کے عرصہ میں پروٹسٹنٹ مسیحی آبادی بمقابلہ اور آبادی کے دوگنا بڑھ گئی ہے۔ جاپان میں مسیحی مذہب اعلیٰ درجہ کے لوگوں میں پھیلا اور اس لئے اس کا اثر بمقابلہ تعداد کی زیادتی کے کہیں زیادہ ہوا ہے۔ بہت سی کلیسیائیں بیرونی امداد کی محتاج نہیں ہیں اور وہ کسی حد تک خود ہی کلام کے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک سہ سالہ قومی بشارتی کوشش اختیار کی گئی ہے جس کا پہلا سال ماہ فروری میں ختم ہو گیا۔ مقامی کاموں کے لئے جاپانیوں نے بالعموم خود اخراجات برداشت کئے اور انہوں نے سب درس دیئے۔ نو سو چودہ (۹۱۴)

میٹنگیں ہوئیں جن میں ایک لاکھ سات ہزار آدمی شریک ہوئے۔ اور پانچ ہزار سے زیادہ آدمی بطور متلاشیوں کے درج ہوئے۔ سرکاری دفتروں بنکوں۔ اور کارخانوں میں ایسے جلاس ہوئے۔ صرف ٹوکیو ہی میں سو سے زیادہ کلیساؤں نے باہمی امداد کی اور مسیح کی دعائی میٹنگوں میں تقریباً چھ سو آدمی شامل ہوئے۔ تمام مدرسے کالج اور کلیسیائیں بیدار کی گئیں ہیں۔ اور وہ انجیل کی منادی بڑے ایمان کے ساتھ کر رہی ہیں۔ جیسا کہ مسٹر مات نے اکثر کہا ہے کہ جاپان مشرق کو رہنما کر رہا ہے مگر کس طرف؟ کلیسیا کو یہ کہاں زیب دیتا ہے کہ جاپان ایشیا کو مسیح کی طرف لے جا رہا ہے یا نہیں۔

مشنوں پر جنگ کا کیا اثر ہوا۔

انٹرنیشنل ریویو آف مشنز کا بیان ہے کہ سن ۱۹۱۵ء میں ساری دنیا کے مشنوں کے کاموں کا معائنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مشنوں کے کام پر موجودہ جنگ سے اس قدر نقصان نہیں پہنچا جس قدر کہ گمان کیا جاتا تھا بلکہ ایک نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ غیر متوقع وفاداری اور قربانیوں کی بہت سی مثالیں عیاں ہو گئی ہیں۔ نیز بہت سے مشن حلقوں میں معمول سے زیادہ پاک کلام اور اس کے حصوں کی اشاعت ہوئی ہے۔ لیکن صرف ہندوستان میں جرمن مشنوں یا برطانوی مشنوں کے کام نہیں جو ایشیائی ترکستان میں تھیں اور جرمن ایسٹ افریقہ میں تھیں سخت نقصان پہونچا ہے۔ بلکہ ہندوستان میں جرمن مشنوں کے کام کو دیگر مشنوں نے سنبھال لیا ہے۔ علاوہ بریں بعض کلیساؤں نے پیشتر کی بہ نسبت ترقی کی ہے اور اپنے پیروں پر کھڑی ہو گئی ہیں۔ کلیساؤں میں اتحاد اور یگانگت کی روح زیادہ پیدا ہو گئی ہے۔ اور مشنوں میں آپس میں مل کر کام کرنے کی تحریک اور عمل زیادہ رو نما ہیں۔ چنانچہ ایس۔ آئی۔ یو۔ سی کے موڈریٹر ڈاکٹر سکڈر نے باہم مل کر خدمت کرنے کے متعلق پبلک پر جوش دے دیا ہے اور ان عملیات کا حوالہ دیا جو بنگلور کے کرسچن کالج۔ یونائیٹڈ تھیولاجیکل کالج مدراس کے تامل بورڈ آف لٹریچر۔ ویمنس کالج اور گرگور کی یونائیٹڈ کناریز سیمنری میں ان کو نظر آئیں۔

ایک چیپلین کو وکٹوریہ کراس ملا

لندن گزٹ کے ایک تازہ اشاعت میں ایک عارضی چیپلین پادری ایڈورڈ میلش کے وکٹوریہ کراس حاصل کرنے کی کیفیت شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ متواتر تین دن کی سخت جنگ کے دوران میں نہایت ہولناک گولہ باری مشین گن کی رزا دینے والی آتشباری کے اندر برطانوی اصلی خندقوں کے درمیان جو دشمنوں سے لی گئی ان میں بار بار آتا جاتا اور خطرات کے اندر بہت سے زخمی لاتا اور ان کی مرہم پٹیاں کرتا رہا۔ پہلے وہ دس نہایت ہی بُری طرح سے زخمی شدہ آدمی لایا۔ ان میں سے تین تو اسی وقت مارے گئے۔ جبکہ وہ ان کی مرہم پٹی کر رہا تھا جس بٹالین سے اس کا تعلق تھا۔ دوسرے دن وہ سبکدوش کی گئی۔ مگر مسٹر میلش واپس میدان جنگ میں گیا اور ۱۲ زخمی اور بچا لائے۔ تیسرے دن کی رات کے وقت اس نے والنٹیر کی ایک پارٹی کا چارج لیا اور باقی ماندہ زخمیوں کو بچانے کے لئے خندقوں کو واپس گیا۔ اس کا کام بالکل والنٹیری تھا۔ مسٹر میلش قبل از جنگ ڈیٹفورڈ کا ایک کیوریٹ (نائب پادری) تھا۔ بوئروں کے ساتھ جب جنگ ہو رہی تھی تو اس میں اس نے جنرل بیڈن پاول کے ماتحت فوجی خدمت کی تھی اور اختتام جنگ پر انگلستان واپس آیا تھا مگر پھر جنوبی افریقہ کو چلا گیا۔ اور ہیرے کی ایک کان میں جو موجود تھا اس میں متعین ہوا۔ اس کے سوائے صرف ایک اور چیپلین ہے۔ جس نے کہ سنہ ۱۸۷۹ء کے جنگ افغانستان میں۔ وکٹوریہ کراس حاصل کیا تھا۔ اسکا نام پادری جے۔ ایف ڈبلیو ایڈمس تھا۔

اوراؤں میں بدامنی

قبل ازیں ہم ایک دو مرتبہ اوراؤں واقعہ چھوٹا ناگپور میں اصلی باشندوں کے درمیان بغاوت اور سرکار انگلشیہ سے بے وفائی کے آثار کا ذکر کر چکے ہیں۔ جو جرمن مشنریوں کی جانب سے محرک بتائی جاتی ہیں اور جس کی بابت کلکتہ کی یوروپین ایسوسی ایشن نے سرکار کو آگاہ کیا۔ اور تجاویز پیش کی تھیں۔ اس کے متعلق جلپی گوڑی کی عدالت خاص میں سات آدمیوں پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ اور ان میں سے ۶ مجرم قرار دیئے گئے تھے۔ سرکاری وکیل مسٹر موتھرا نے اس شورش کی اصلیت ترقی اور تاثیر کی بابت ایک مختصر سی تقریر کی تھی جسکا خلاصہ یہ ہے

کہ یہ بدامنی اور شورش خصوصاً غیر مسیحی افراد کے درمیان پھیلی تھی۔ ان فسادیوں کی تعداد ۸۹۰۰۰ ہے۔ یہ تحریک جو چھوٹا ناگپور میں پیدا ہوئی تھی۔ بڑھتے بڑھتے جلپی گوڑی کے باغات چاء تک پہونچ گئی۔ جہاں اوراؤں کی بڑی بھاری تعداد قلی کا کام کرتی ہے۔ اور اوس لوگوں نے جو مچھلی کھایا اور شراب پیا کرتے ہیں۔ اب ان چیزوں کو ترک کر دیا ہے۔ اور اپنے آپ کو بھگت کہتے ہیں۔ اپنی پوجا پاٹھ میں مغرب کی طرف منہ کر کے وہ "جرمن بابا" کو ترپن کیا کرتے (یعنی پانی چڑھاتے) ہیں اور "جرمن بابا" اور "بشیم بابا" سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ نٹوں یعنی دیوں کو ملک میں سے نکال دیں۔

ہندوستان میں فصل گندم

محکمہ تعداد و شمار کے مطابق ماہ حال کے پہلے ہفتہ تک کے تخمینہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان میں فی صدی ۹۸۰۶ ایکڑ زیر کاشت گندم ہے۔ ماہ مئی کے آخر میں آخری تخمینہ مشتہر کیا جائیگا کل رقبہ مزروعہ گندم بہ استثناء علاقہ دہلی ۳۰۱۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔ گذشتہ سال کے اسی عرصہ میں ۳۲۱۴۸۰۰۰ ایکڑ تھی۔ یعنی ۶۰۴ فی صدی کی کمی واقع ہوئی۔ کل تخمینہ احصل بہ استثناء دہلی ۸۴۹۰۰۰ ٹن ہے۔ مقابل میں گذشتہ سال کے اسی عرصہ کے ۱۰۲۹۳۰۰ ٹن کے یعنی ۱۶۶۵ کی کمی ہوئی۔ گذشتہ سال کے اسی عرصہ کے مقابل میں گندم کی فصل میں جو کمی واقع ہوئی ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

اجمیر (میواڑ) میں ۶۰ فیصدی اور راجپوتانہ میں ۴۸ فی صدی۔ پنجاب میں ۳۶ فیصدی۔ صوبہ شمال مغربی سرحد میں ۳۰ فیصدی۔ بمبئی اور سندھ میں ۲۸ فیصدی۔ صوبجات متحدہ میں ۱۱ فیصدی۔ وسطی ہند میں ۶ فیصدی۔ دوسری جانب حیدرآباد میں ۸۰ فیصدی کا۔ صوبجات متوسط میں ۸۰ فیصدی بہار اور اڑیسہ میں ۶۸ فیصدی۔ بنگال میں ۲۵ فیصدی۔ صوبجات متوسط اور برار میں ۱۷ فیصدی کی بیشی ہوئی موسم سرما کی بارش کی قلت کیوجہ سے فصل پر بڑا بھاری اثر ہوا۔ خصوصاً پنجاب صوبجات متحدہ۔ صوبہ شمال مغربی سرحد۔ اجمیر میواڑ۔ راجپوتانہ سندھ اور احاطہ بمبئی کے شمالی حصص کے غیر آب رسیدہ علاقجات میں۔ صوبجات متحدہ اور برار۔ بہار اور اڑیسہ۔ حیدرآباد۔ بمبئی دکھن اور وسط ہند کے مشرقی اور جنوبی حصوں میں کسی جگہ بھی موسم موزوں اور خاطر خواہ نہ تھی۔

۱۹۱۳-۱۴ء میں ۹-۲۲-۱۲ ٹن اور ۱۹۱۴-۱۵ء میں ۷۶۴۰۰ ٹن ۱۹۱۵-۱۶ء میں ۹۵۲۹۰ ٹن کی برآمد ہوئی۔ نرخ کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۱۵ء میں نرخ علی طور پر وہی رہا۔ جو ۱۹۱۴ء میں تھا۔ اور ۱۹۱۵ء ۱۰ ار سے ۲۲ ر سے اوپر تک۔ بہ استثنا بمبئی (دہلی نمبر ۳) جہاں قدرے فرق نظر آتا ہے مگر لندن میں گیہوں کا نرخ اوسطاً ۱۹۱۴ء کے نرخ کی بہ نسبت قریب ۴ فیصدی چڑھ رہا ہے۔ بالمقابل ۱۹۱۵ء اور معمولی حالت کے دسمبر سے کرسمس ردال کی مارچ تک بارش کی قلت رہی۔

پنجاب سے ہڈیوں کی برآمد

۲۲ ماہ حال بروز بدھ جو پنجاب کونسل لاہور میں منعقد ہوئی تھی اُس میں دی آنریبل رائے بہادر رام سرن داس صاحب کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ پنجاب سے کس قدر ہڈیاں باہر گئیں دی آنریبل مسٹر فیگن نے کہا پنجاب سے ہڈیوں کی نکاس کی تعداد و شمار مل نہیں سکتی۔ مگر غالب ہے کہ جس قدر ہڈیاں کراچی سے باہر گئی ہیں۔ وہ دراصل پنجاب میں سے پہونچی ہیں۔ اور کراچی کے بندرگاہ سے حسب ذیل مقدار کی ہڈیاں باہر گئیں۔

۱۹۰۹-۱۰ء	۲۲۸۸۳ ٹن	قیمتی ۹۵۸۲۱ پونڈ
۱۹۱۰-۱۱ء	۱۸۴۳۶ "	۷۷۳۹۶ "
۱۹۱۱-۱۲ء	۲۷۷۰۲ "	۱۲۸۰۸۵ "
۱۹۱۲-۱۳ء	۳۶۸۱۹ "	۱۸۵۶۹۲ "
۱۹۱۳-۱۴ء	۲۵۶۱۶ "	۱۳۴۹۰۶ "
	۱۳۱۴۵۶ ٹن	۶۲۱۹۰۰ پونڈ

پنجاب سے ہڈیوں کی نکاس کی ممانعت پنجاب کے لئے اسی وقت مفید پڑے گی جبکہ (۱) ہڈیوں کی کھاد مالی طور پر مفید ثابت ہو (۲) اور سوپر فاسفیٹس مقامی طور پر اندر بنائی جاسکیں۔ اور خرید کی بہ نسبت اُن میں ارزانی ہو۔ محکمہ زراعت گذشتہ ۳ سال سے ہڈیوں کے کھاد کے تجربے میں کوشش کر رہا ہے۔ اور گذشتہ سال میں گوروداسپورہ

میں چاہی اور بارانی ہر دو قسم کی گندم کے کھیتوں میں سوپر فاسفیٹ کا تجربہ کیا گیا ہے۔ مگر نتائج حوصلہ افزا نہیں نکلے۔ کیونکہ اس سے کچھ منافع نہیں ہوا۔ نئے تجربات ہو رہے ہیں۔ اور اگر ان سے مذکورہ بالا دونوں نتائج ظہور میں آ گئے تو پنجاب سے ہڈیوں کی نکاس کی ممانعت کے مسئلہ پر گورنمنٹ سوچے گی۔ مگر جب تک تجربات کے نتائج برآمد نہیں ہوتے تب تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

قیصر جرمنی کا سر سفید ہو گیا

اخبار ٹیلیگراف کے نامہ نگار مقیمی راٹرڈم کو ایک غیر جانبدار سیاح کی زبانی جو برلن سے ایک طول طویل سیاحت کے بعد واپس آیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ قیصر جرمنی کے سر کے بال بہت جلد سفید ہو گئے ہیں سیاح کا بیان ہے کہ میں نے ولیعہد کے محل کے باہر ایک بڑا بھاری انبوہ دیکھا لوگ کہتے تھے کہ قیصر محاذ جنگ سے ابھی واپس آیا ہے۔ اور ولیعہد شہزادی کی ملاقات کرتا ہے لوگ ابھی یہ کہہ ہی رہے تھے کہ قیصر اور ولیعہد شہزادی دونوں فوراً ایک برآمدہ میں باہر آ گئے۔ قیصر جنگی وردی زیب تن کئے ہوئے تھا۔ جب لوگوں نے نعرے لگائے تو قیصر نے اپنے سر پر سے خود اتار لیا اور میں زور سے پکار اٹھا خدایا! اس کے بال کیسے سفید ہیں!! عین ابتداء جنگ میں جب میں نے اس کو دیکھا تھا تو اس کے سر کا بال شاید ہی کوئی سفید تھا۔ مگر اب نہ صرف بھورے ہی بلکہ بالکل سفید ہو گئے تھے۔ میں اس تبدیلی کو دیکھ کر ایسا متعجب ہو گیا تھا کہ میں اس کی بابت کچھ بھی مشاہدہ نہ کر سکا۔ قیصر کا واقعی بڑے تجمل اور شان سے خیر مقدم کیا گیا تھا۔ اور اصل میں وہ پیشتر کی بہ نسبت زیادہ ہر دلعزیز ہے۔

طرابیزند کی فتح

روس کی جانب سے جس بہت دیر کی اور ضروری فتح کی توقع کیجاتی تھی آخر کار معرض ظہور میں آ گئی۔ ارض روم کے فاتح جنرل جوڈینچ نے آخر اس شہر کو فتح کر ہی لیا۔ اور اس فتح کو بطور ایسٹر تحفہ کے زار روس کی خدمت میں پیش کرنے کا موقعہ آ گیا چنانچہ پیٹروگراڈ کی خبر ہے کہ ہماری فوج اور بحری بیڑے کی متفقہ کوشش نے اناطولی کے ساحل پر کے نہایت ہی پختہ اور محفوظ شہر کو فتح کر کے روسی فتوحات میں چار چاند لگا دیئے۔ کوہ قاف کی فوجیں ۱۴ اپریل کو ایک نہایت خونریز جنگ کے بعد دریا کے کرا درس پہ ہو رہی تھی ترکوں کا تعاقب بڑے زور سے کرنے لگی۔ اور نہایت خوفناک مقابلہ کے ساتھ بمشکل پر غالب آتی ہوئی طرابیزند پر چڑھ گئی۔ امید تو تھی کہ ترکوں نے اس نہایت ضروری مقام کا کما حقہ انتظام کیا ہوا ہو گا۔ اور ہر طرح سے اس کو مضبوط اور محفوظ رکھا ہو گا۔ کیونکہ مشرق کے ساتھ تجارت کرنے کا یہ نہایت ہی موزوں مرکز اور بڑی بھاری منڈی تھی مگر چونکہ ترکوں کو یہ گمان تھا۔ کہ جہاز بر سلو بحر اسود میں آ کر روسی بیڑہ کو بری فوج کی مدد کرنے سے کافی طور پر روک دے سکیگا اس لئے انہوں نے ساحل پر کسی قسم کا سامان جنگ یا توپ خانے اور مورچے تیار نہ کئے تھے۔ اور نہ ہی ان کے گمان میں یہ تھا کہ روسی بحری بیڑہ بھی اس طرف کا رخ کرے گا پس انہوں نے تار کے پھندے ہی بڑی خوبی کے ساتھ لگا چھوڑے تھے مگر ان پھندوں کو جنگی جہازوں کی سخت گولہ باری نے بیخ و بن سے اکھاڑ دیا اور اس کے بعد فوج زمین پر آ اتر پڑی اور دھاوا بول دیا۔ اس فتح سے جنگ میں بڑا بھاری تغیر و تبدل پیدا ہو جانے کی توقع ہے چنانچہ جب مقام بلیرٹ میں ترکوں پر روسی افواج غلبہ حاصل کر لیگی تو اس وقت ساحل پر کی اور ارض روم کے مغرب کی روسی فوجوں کا باہم ملجانے میں کوئی رکاوٹ نہ رہیگی۔ اور اس محاذ کی کل وسعت پر جو مسند کیجانب ہے روسیوں کی پختہ پیشقدمی کر سکنے کیلئے ہر قسم کی کوشش بیسود ثابت ہوگی بیسوں [illegible] ہیں جو ترک ہیں انکا تعلق وطن سے بالکل قطع ہو جائیگا اس فتح میں ارزنجن خارپٹ دیاربکر کی فتح بھی شامل ہے۔

دلچسپ خبر

۱۲/۱

پنجاب ریپرزنٹیشن کمیٹی کی زنانہ کمیٹی نے گزشتہ جلسہ میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو لوگ پنجاب میں روزگار کے متلاشی ہیں اور جنکو کارندوں کی ضرورت ہے انکو اس محکمہ کے ذریعہ سے ان امور کے متعلق برابر خبر پہنچائی جایا کرے سب صاحبان نیچے لکھی ہوئی باتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) ہر درخواست کے ساتھ ٹکٹ ضرور آنا چاہئے
(۲) سارٹیفکیٹوں کی صرف نقل ہی بھیجا کریں (۳) جہاں سے ملازمت چھوڑی ہو اسکا پورا نام اور پتہ لکھا جانا چاہئے
(۴) جب ملازمت ملجائے تو محکمہ ہذا کو اطلاع دیدینا چاہئے

المشتہر: مس ایس ایم ویری صاحبہ امپلائمنٹ بیورو پنجاب
قصور

مراسلات

مسیحی جلسہ نورمحل

لیجئے احباب نورافشاں جس انتظام پر ہماری جنرل اسمبلی نے ۱۹۱۷ء سے کام کرنے کی تجویز فرمائی تھی وہ دوآبہ انجمن کمیٹی نے اسی سال سے شروع کردیا ہے۔

ناظرین کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے۔ کہ اس جلسہ کو اپنی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اس جلسہ میں جالندھر اور لودیانہ کے مسیحی بھی شامل تھے جلسہ نورمحل جوکہ ۲۶ و ۲۷ فروری ۱۹۱۶ء کو بھائی پطرس جوکہ وہاں کے پریچر ہیں۔ اُن کے گھر پر منعقد ہوا۔ ہمارے بزرگ پادری گورکھ ناتھ صاحب نے اس جلسہ کو رونق دینے کے لئے تن من دھن سے کوشش کی۔ قریباً ایک ہفتہ بھر بالکل آرام نہیں کیا۔ اس جلسہ کے انتظام میں لگے رہے۔ خدا باپ نے اُن کی محنت پر بڑی برکت بخشی۔ اور جلسہ بڑے دھوم دھام سے ہوا ۲۶ فروری ۱۹۱۶ء کو بوقت ۲ بجے شام نگر کیرتن کیا گیا اور جگہ بجگہ خدا کا کلام سنایا گیا۔ اور سرائے شاہی جو کہ ہر ایک انسان کے لئے ضرب المثل ہے۔ پہونچے۔ پادری صاحب مذکور نے سب انتظام اعلےٰ لکچروں کے دینے کے لئے کیا ہوا تھا۔ جسے دیکھکر بہت ہی دل خوش ہوا۔ وہاں بیٹھکر پہلے بھجن ڈھولک سارنگی کے ساتھ خوب گائے۔ لوگ جوق جوق چلے آتے تھے۔ بھجنوں کے بعد پادری فریڈ نیوٹن نے دعا کی اور پھر ہمارے دوست سردار سندر سنگھ نے مسیح کی الوہیت پر لکچر دیا اور بعد ختم کرنے لکچر پبلک کو موقعہ دیا گیا کہ اگر کوئی اس مضمون کے متعلق دریافت کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔ چنانچہ کچھ دیر کے بعد ہمارے بھائی سناتن دھرم والوں نے اعتراض کیا جس کا جواب بڑی شانتی سے دیا گیا مگر چونکہ دیر بہت ہوگئی تھی رات کا اندھیرا ہوتا جاتا تھا۔ بات چیت ختم کی دعا کرکے جلسہ برخاست کیا اور اعلان کیا گیا کہ کل یعنی ۲۷ فروری کو پھر اسی وقت اسی جگہ لکچر ہونگے۔ اور بعد ختم کرنے لکچر سب کو موقعہ دیا جاوے گا کہ مضمون کے متعلق جو اس وقت ہوگا دریافت کریں۔

چنانچہ گاتے بجاتے واپس گھر پہونچے۔ شام کا کھانا کھاکر نماز کے لئے سب اکٹھے ہوئے۔ نورمحل کے عیسائی اور اوگروکے موضع جات کے عیسائی نماز میں شامل تھے۔ اُن کو خوب روحانی غذا کھلاکر سیر کیا گیا۔ اور حاضرین پر بہت ہی اثر ہوا اور بڑی برکت کا باعث ٹھہرا۔ قریباً ۱۱ بجے رات نماز ختم کرکے سب لوگ اپنے اپنے بستروں پر جا لیٹے

۲۷ فروری ۱۹۱۶ء کو صبح ۸ بجے میٹنگ ہوئی۔ اور اس میں رسم عشائے ربانی منائی گئی۔ اور چندہ لیا گیا۔ سب لوگوں نے چندہ دل کھولکر دیا۔ شام کو قریباً ۳ بجے گاتے بجاتے سرائے شاہی کی طرف سب نے رخ کیا۔ اور وہاں پہونچکر خوب بدستور بھجن گائے گئے۔ بعد دعا پادری گورکھ ناتھ صاحب اور مسٹر ایم این ہوز نے لکچر دیئے۔ اور بعد میں پادری پنڈیداس صاحب نے لکچر دیا۔ اور پھر موقعہ دیا گیا کہ کسی کو اگر اعتراض کرنا ہے تو کرے۔ چنانچہ ایک سناتن دھرمی سادھو نے مسیح کی الوہیت پر اعتراض کیا۔ جواب بڑی شانتی سے دیا گیا۔ مگر سادھو صاحب کچھ ہٹ دھرمی کرتے کرتے ناراض ہوکر چلے گئے۔ بعد میں ایک شخص مسمی مسٹر سرکار جو قلعہ پھلور میں کلارک ہیں اور پادری گورکھ ناتھ صاحب کے ہمراہ اس جلسہ میں تشریف لائے ہوئے تھے اور آپ برہمو سماجی خیال کے ہیں۔ آٹھکر مسیحی مذہب کی تائید میں لکچر دیا۔ سچ ہے جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہماری طرف ہے۔ اور دعائیں بھی بڑی خوشی سے حصّہ لیا۔ خداوند مسیح اور زیادہ اپنی محبت اُن کے دل میں ظاہر کرے۔ آمین۔

اب چونکہ شام ہوگئی تھی۔ دعا کرکے جلسہ ختم کیا۔ گاتے بجاتے واپس گھر آئے۔ کھانا کھانے کے بعد سب لوگ دعا بندگی کے لئے اکٹھے ہوئے اس وقت بھی دیہات اور نورمحل کے سب عیسائی موجود تھے۔ پادری ایف جے نیوٹن صاحب نے اُن کے رسم رسومات کے متعلق وعظ کیا۔ کہ بُری رسومات کو چھوڑنا چاہئے۔ اور مسیحی رسمات کیمطابق چلنا چاہئے۔ اس وعظ سے حاضرین پر بہت اثر ہوا اور خداوند کا جلال کثرت سے ظاہر ہوا۔ اور ہمارے دیہاتی مسیحیوں کو بہت ہی تقویت پہونچی۔ اور میٹنگ برکت کے کلمات سے ختم ہوئی۔ اور سب کو اجازت ملی کہ اپنے اپنے علاقہ میں جاسکتے ہیں۔ مگر پادری گورکھ ناتھ صاحب نے اپنے کارندوں اور سردار سندر سنگھ اور مسٹر ہوز و مسز ہوز صاحبہ۔ سردار بوٹا سنگھ کو دعوت دی کہ پھلور میں چلکر بھی خداوند مسیح کا جلال ظاہر کیا جاوے۔ چنانچہ ۲۸ فروری کو صبح کی گاڑی سے سوار ہوکر پھلور پہونچے۔ قریباً چار بجے شام نگر کیرتن کیا گیا پھر منڈی پھلور میں لکچر دیئے گئے۔ وہاں سے اٹھکر سٹیشن کے پاس کھڑے ہوکر سنادی

لگیگی جس سے خداوند کا جلال بہت ہی ظاہر ہوا۔ ہندو اور مسلمان موثر معلوم ہوتے تھے۔ پیپر سیڑھ میں جا کر خوب منادی کی اور عیسائیوں کو ابھارا گیا کہ مسیحی چال چلن میں خوب مضبوط ہوں۔

۲۹ فروری کو واپس اپنے علاقہ میں آگئے۔ اب دعا یہ ہے کہ خدا باپ ہمارے بزرگ پادری صاحب اور اُن کی میم صاحب کو اپنی روحانی دولت سے دولتمند کرے اور اُن کے کام پر روز افزوں ترقی ہوتی رہے۔ آمین

الراقم مسیحی خادم۔
ایم نبی بخش از۔ بنگہ۔

پرائز ڈے

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ۔

مرحوم بابو سنگھا صاحب کے انتقال کے بعد سے مجھے اس موقعہ پر جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اُن کی حیات میں تو ہر سال جایا کرتا تھا۔ میں کیا اور بیسیوں صرف بابو جی کے لئے کی خاطر چلے جایا کرتے تھے۔ نام ہوتا تھا پرائز ڈے کا اور درشن اُن بزرگوں کے کرتے تھے۔

۱۲ تاریخ کو پرائز ڈے تھا۔ جی میں آئی کہ چلو زندگی میں پھر یہ موقعہ معلوم نہیں آوے یا نہ آوے۔ ایسٹر کی رخصتوں کا موقعہ ہے۔ لڑکے کو رخصت ہوگی۔ اُس کو بھی لے آؤنگا اور اس تقریب کا بھی لطف حاصل کراؤنگا۔

سفر ۱۲ تاریخ بیساکھی کا دن۔ بٹالہ کو جانا راستہ میں امرتسر۔ تو ریل کا سفر۔ بلیک ہول کی یاد آتی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ شکیں کوٹھڑی بھی ایسی نہ ہوگی۔ جس انٹر کمپارٹمنٹ میں میں بیٹھا تھا۔ وہ آٹھ مسافروں کے واسطے تھا۔ اور اُس میں ۲۰ داخل ہوگئے یہ تو جاتے ہوئے واپسی پر بڑا کمپارٹمنٹ جس میں ۲۸ کی جگہ تھی اور اس میں ۸۰ مسافر داخل ہوئے۔ اب آپ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا حال ہوا ہوگا۔ اسی کمرہ میں ایک سٹیشن ماسٹر تھا جو کسی جگہ سے رخصت پر آیا ہوا تھا واپس جا رہا تھا میں نے اُسے کہا کہ اب آپ کو معلوم ہوگا کہ مسافروں کو کیا مصیبت ہوتی ہے لاہور تک وہ بے چارہ کھڑا ہی آیا۔

معلوم نہیں کیوں ایسے موقعہ پر زیادہ گاڑیاں لگائی نہیں جاتیں یا مسافر ہی زیادہ نہ چڑھائے جائیں۔ معلوم نہیں کہ کب تک ہمارے ساتھ ایسا سلوک ہوگا۔

پرائز ڈے بٹالہ آج مجھے تمام پرائز ڈے یاد آسئے۔ وہ رونق وہ شان کہاں۔ جو پادری کافیلڈ کے زمانہ میں ہوتی تھی۔ اور وہ بھی میں جانتا ہوں کہ صرف مرحوم سنگھا صاحب کے دم سے تھی۔ خیر اس دفعہ بھی اچھی رونق تھی۔ سادگی زیادہ تھی۔ نمائش کم تھی۔ کامیابی سے یہ دن سرانجام ہوا۔ اس کے واسطے میں پرنسپل صاحب مسٹر فورس جونس کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اوّل لنچ ہوا۔ اس کے بعد سکول ہال میں جہاں اسٹیج پھولوں وغیرہ سے خوب سجایا ہوا تھا۔ لڑکوں کے کھیل تماشے اور گیت وغیرہ اور ڈرامے ہوئے۔ سب سے عمدہ ڈرامہ نئی اور پرانی تعلیم کا مقابلہ تھا۔ پرانے ملاں کا پڑھانا اور لڑکوں کا شور مچانا عجیب لطف دیتا تھا۔ مگر اُس کی حقیقت کو زیادہ وہی سمجھے جنہوں نے میری طرح مسجد میں بیٹھ کر ملاں کی چٹائی کے تنکے چنے ہونگے۔ ورنہ ہر ایک نہیں سمجھ سکتا تھا۔ جتلانا ہے کہ وہ زمانہ گیا۔ نئی تعلیم کا خاکہ بھی اچھا دکھایا گیا تھا۔

کھیلوں کے بعد سکول کی رپورٹ سنائی گئی۔ بعدہٗ کینن پادری گلفرڈ صاحب نے اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم کیا۔ بعض بعض لڑکوں نے ۲۔۲۔۳۔۳ انعام حاصل کئے پھر بادشاہ کی سلامتی کے گیت پر جلسہ ختم ہوا۔

پھر اوپن ایر میں چاء پانی کا انتظام تھا سب کچھ افراط سے تھا۔ مہمانوں کی خوب خاطر کی گئی۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ مہمان بہت خوش تھے۔

اس کے بعد چیپل میں عبادت ہوئی اور پادری گلفرڈ صاحب نے وعظ کیا۔ ایک تو میں بہرا اور بیٹھا تھا دور اس لئے میں وعظ نہ سن سکا امید ہے کہ مفید و موثر ہوا ہوگا۔

اب ریل کا وقت ہوگیا۔ مسافر ریل کو بھاگے۔ سوائے میرے سب بھاگ گئے میں تو گھر سے چوری نہیں آیا تھا کہ بھاگ جاتا۔ رات بھر رہا اور سکول کے حالات سے بہت کچھ آگاہی حاصل کی۔

امتحانات کے نتائج اور انتظام کی سادگی ظاہر کرتی ہے۔ کہ پادری فورس جونس صاحب کا انتظام بہت اچھا ہے۔ لڑکے خوش معلوم ہوتے تھے۔ میں نے اچھی طرح لڑکوں سے باتیں کیں۔ بہت دیر تک رات کو کئی لڑکے میرے پاس

بیٹھے رہے۔ جن کو زبردستی میں نے سونے کے واسطے بھیجا۔ جب سے منشی نہالچند صاحب لڑکوں کے باپ پھر سکول میں آ گئے ہیں۔ لڑکے بہت خوش ہیں میں سمجھتا ہوں کہ پادری جونس صاحب نے بڑی ہی دانائی کا کار کیا ہے۔ کہ منشی جی کو سکول میں لے لیا ہے۔

کھانے پینے کا انتظام کسی دنیا کے بورڈنگ سکول میں ایسا نہیں ہوا کہ جہاں شکایت نہ ہو۔ وہ گھر تو ہے نہیں۔ سکول ہے۔ نوکروں کے ہاتھ میں ہے۔ دیانت دار کہاں سے ملیں۔ تاہم لڑکے بہت خوش اور تندرست تھے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کھانے کا انتظام اچھا ہے۔ وہ کہے بیان کرتے تھے کہ جب کسی وقت منشی نہالچند صاحب کے ہاتھ میں کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ تو ہم کو ایسا اچھا کھانا ملتا ہے۔ جیسا گھر میں۔

تعلیم اچھی ہے۔ استادوں کا اسٹاف کافی اور لائق ہے۔ سب ٹرینڈ ہیں۔ بی۔ اے ہیں اور کیا کیا ہیں۔ سب کچھ اپنی طرف سے پرنسپل صاحب نے اچھا انتظام کر رکھا ہے۔ آگے جاری قسمت۔ ہم لڑکے بھیجیں۔ وہ محنتیں کریں پاس ہو ویں تو ہماری خوش نصیبی ہے۔ لڑکے مسیحی طبیعت حاصل کریں۔ تو یہ ہمارے واسطے برکت وارین ہے۔ گذشتہ مہینہ ماسٹر چندو لعل صاحب بی۔ اے نے ایک چھوٹا سا آرٹیکل ٹبالہ سکول کی بابت قاصد میں لکھا تھا۔ اچھا لکھا ماسٹر صاحب تو نہایت سر دل عزیز اور سچے مسیحی غیرت مند مسیحی اور پیارے مسیحی ہیں انہوں نے ہمارے بچوں کی خاطر سب کچھ نفع چھوڑ کر ٹبالہ سکول میں کام شروع کیا۔ میں اُن کی ایثار نفسی اور خود انکاری کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر اس مضمون پر میں نے اُن سے ٹبالہ میں گفتگو کی جس کا ماحصل یہ ہے کہ

ماسٹر صاحب لڑکوں کی غیر مسیحی طبیعت کا گناہ والدین اور لڑکوں کے سر تھوپتے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ کہ بچے پاک طینت لیکر ماں کے پیٹ سے آتے ہیں۔ ماں باپ اور استادوں سے اُن کو طبیعت حاصل ہوتی ہے۔ سال میں ۳ مہینہ تو بچے ماں باپ کے پاس رہتے ہیں۔ اور ۹ مہینہ سکول میں آپ کے پاس۔ اب فرمایئے کہ ۹ مہینہ کی تاثیر زیادہ ہوگی یا ۳ ماہ کی۔ میں تو یہی عرض کرونگا کہ استادوں کی ذمہ واری اس میں بہت ہے۔ اور جوابدہی والدین سے زیادہ

ماسٹر صاحب نے اپنے مضمون میں گورو کل کانگڑی کا حوالہ دیا کہ وہاں کی حالت ہمارے سکولوں سے بہتر ہے۔ میں اس بات میں بھی ماسٹر صاحب سے متفق نہیں ہوں۔ وجہ اُس کی یہ ہے کہ اُن کی سادگی اُن کی رہائش پر موقوف ہے۔ اگر ویسا ہمارے بچے استادوں سے سیکھیں تو اس سے بہتر ہو سکتے ہیں۔

گورو کل گوجرانوالہ

اسی وقت میرے دل میں خیال آیا کہ ضرور کوئی گورو کل دیکھنا چاہیے۔ سو دوسرے دن میں ٹبالہ سے سیدھا گوجرانوالہ پہونچا اور گورو کل کا ملاحظہ کیا۔ یہ شام کے ۶ بجے کا وقت تھا لڑکے کھیل رہے تھے۔ لڑکے تندرست اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔ لباس صرف ایک کرتا اور ایک دھوتی۔ پاؤں سے ننگے اور سر پر صرف چٹیا۔ کلھم یہی۔ گورو کل کے ہیڈ ماسٹر صاحب بھی اس لباس میں اُن کے ساتھ تھے۔ چھوٹے لڑکوں کی میٹرن بھی اسی ہیئت کذائی اُن میں موجود تھی۔ اگر اس کا نام ماسٹر صاحب سادگی رکھتے ہیں تو میں تو خوش ہوں۔ معلوم نہیں کہ سب والدین اس سادگی کو پسند کرینگے یا نہیں۔ اگر منظور ہو وے تو سب سے پہلے ماسٹروں اور پرنسپلوں کو کوٹ پتلون اور نک ٹائی وغیرہ کو استعفا دینا پڑے گا۔ اور یہ شاید اُن کو شاق گذرے گا۔

ہیڈ ماسٹر صاحب نے ہم کو (گوجرانوالہ کے تحصیلدار صاحب میرے ساتھ تھے) اچھی طرح سے وہاں کے حالات بتائے۔ اور سکول دکھایا۔ سب کچھ اچھا تھا۔ باوجود اس قدر سادگی اور خود انکاری کے خرچ ہمارے بورڈنگوں سے کسی طرح کم نہیں۔ بلکہ زیادہ ہی ہے۔ ۳ درجہ فیس کے ہیں ... پرائمری مڈل اور ہائی ماہواری فیس فی بچہ والدین کو دینی پڑتی ہے۔ کھانا ساگ پات۔ پہننا کرتا۔ اور دھوتی۔ سونا تخت پوش پر۔ میں اس کو برا نہیں کہتا۔ پرانے طریقہ کے مطابق ہے لیکن اس پر بھی قائم تو نہیں رہتے۔ گورو کل سے نکلکر پھر وہی کوٹ پتلون۔ مسٹر اور صاحب میں نے گورو کل کانگڑی کے کئی ودیارتھیوں کو دیکھا ہے۔ کہ ریل میں کوٹ پتلون پہنکر سفر کرتے۔ اور اکڑفوں وہی بوٹ والی

ایسی بہروپ کی زندگی تو مسیحی والدین پسند نہ کرینگے۔ البتہ ایک خوبی وہاں ہے۔ اگر وہ ہمارے بورڈنگ سکولوں میں ہو جاوے تب تو ماسٹر صاحب کے ہم جی جان سے شکرگذار

ہونگے۔ اور اُن کا احسان کبھی نہ بھولینگے۔

کہ دن اور رات ماسٹر اُن کے درمیان رہتے ہیں۔ رات کو بھی ماسٹر ان کے درمیان سوتے ہیں۔ اور گرمیوں کی رخصتوں میں ہیڈ ماسٹر اور دوسرے ماسٹر اُن بچوں کو لے کر پہاڑوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ سفر کے فوائد اور قدرتی نظاروں سے سبق سکھاتے رہتے ہیں اگر ایسا آپ بھی کریں تو خرچ کے ذمہ دار ہم ہونگے۔ آپ ہمارے بچوں کو پہاڑ پر لیجایا کریں۔ اور اپنی صحبت میں دن رات رکھیں۔ پھر نہ آپ کو شکایت رہے گی اور نہ ہم کو۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ جس بات کا رونا ہمیں لگا ہوا ہے اور جس کی شکایت مرحوم آنریبل کالیچرن بنرجی* صاحب کرتے رہے کہ ہمارے بچے اور ہم انجیل کی خدمت کی نسبت اپنے فرائض نہیں سمجھتے دور ہو جائے گی۔ اور ہمارے بیٹے سچے مناد حقیقی مشنری بنینگے۔

ہمارے ماسٹر صاحب۔ میرا ایمان ہے۔ مجھے یقین ہے کہ خدا آپ کو بٹالہ سکول میں اسی لئے لے گیا ہے۔ کہ آپ مسیحی بچوں کو مشنری بنا دیں۔ اور بٹالہ سکول ایک ٹریننگ سکول بن جاوے۔ خدا آپ کی مدد کرے۔

تابعدار:- واعظ

* خدا چاہے تو میں اُن کی ایک تقریر کا خلاصہ ایک دو ہفتہ بعد نور افشاں میں دونگا

نور افشاں کے کتنے خریدار آپ نے دیئے ہیں؟ اگر ابتک کوئی خریدار نہیں دیا تو آئندہ ہفتہ کتنے عنایت کرینگے؟

یادِ رفتگان

(از قلم مسٹر یوسف جلال الدین ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول شہر جالندھر)

آج ہم اپنے عزیز اور محترم بزرگ کی یاد میں قلم اٹھاتے ہیں اور بزرگ ریورنڈ سی بی نیوٹن صاحب مرحوم کی یاد میں چند سطور ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

آپ کی ذات مبارک ایسی تو ہے ہی نہیں کہ محتاج بیان ہو اور یہ چند سطور ان کی زندگی کے قابل قدر حالات کو احاطہ کر سکیں۔ کون پنجابی بھائی ہے جو اُن کے نام اور کام سے اچھی طرح واقف نہیں ہے۔ اور جنکا کبھی نہ کبھی واسطہ اُن کی ذات مبارک سے نہ پڑا ہو اور کوئی نہ کوئی روحانی مفاد نہ اٹھایا ہو۔ واہ رے نثار۔ گھر کو چھوڑ۔ عزیز و اقارب کو الوداع اور ملک کو خیرباد کہہ ہمارے بیچ میں تشریف لائے ہم ہی سے رشتہ اُلفت جوڑا اور ہمارے ہی ملک کو اپنا ملک بنایا۔ اور ہماری ہی بہتری کو اپنا مقصود و تصور کیا اور ہم ہی میں اپنی شیریں جان بھی یہوواہ خدا کے خوشی خوشی سپرد کر دی کہ دی ہوئی اُسی کی تھی۔ آپ کی ولادت ۳ فروری ۱۸۴۲ء کی ہے ان ایام میں آپ کے بزرگوار والدین پنجاب کے سب سے قدیم مشن یعنی شہر لودیانہ میں خدمت خدا کرتے تھے۔ آپ کا بچپن ماں باپ کے سایہ عاطفت میں کٹا اور دس سال کی عمر تک انہیں کے ساتھ رہے جب دس سال کے ہوئے تو اپنے بزرگوں کے ہمراہ ملک امریکہ تشریف لے گئے۔ اور والدین کی واپسی پر آپ بغرض تحصیل علم وہیں ٹھہرے رہے۔ طالب علمی کی حالت میں ملک پر ایک عجیب انقلاب وارد ہوا اور سارا ملک خانہ جنگی میں مبتلا ہو گیا۔ آپ بھی سچ اور رحم کی امداد کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فوراً پندرھویں پنسلونین رسالے میں بھرتی ہو گئے۔ اور مظلوم غلاموں کی آزادی کے لئے اپنی جان شیریں تک کی پرواہ نہ کی۔ جب اختتام جنگ آپ کے حسب دلخواہ ہوا تو پھر مشاغل علمی میں مشغول ہو گئے۔ جب دنیاوی علوم سے فراغت ہوئی تو علم الٰہی میں معروف ہوئے اور بڑے شوق سے اس میں دل لگایا اور آخر کار ڈاکٹر کے معزز خطاب سے مشرف ہوئے۔ چونکہ آپ کے والدین پنجاب میں خدمت خدا پر مامور تھے۔ لہذا امریکن کمیٹی متعلقہ نے پنجاب ہی میں تشریف لانے کے لئے مقرر کیا۔ اور بہمراہی ڈاکٹر ویری واہلیہ اُس اپنے وطن کو خیرباد کہی اور سفر ہندوستان پر چل کھڑے ہوئے۔ چونکہ ان دنوں جہاز براستہ نہر سویز نہیں گذرتے تھے۔ لہذا آپ کشتی بادبانی افریقہ کے گرد چکر کاٹ کر عرصہ قریباً ۶ ماہ کے بعد اس ملک میں پہنچے اور ۱۸۶۸ء میں آپ کی خدمات سٹیشن لاہور کے سپرد ہوئیں۔ جہاں پر آپ نے عرصہ قریباً ۱۲ سال یعنی ۱۸۸۱ء تک بڑی جانفشانی اور خوش اسلوبی سے خدمت کی اور مشن کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ اس وقت لاہور میں مشن کی بنیاد بہت مستحکم ہو گئی تھی۔ اور دوسری جگہ ایک تجربہ کار مشنری کی ضرورت تھی تو آپ کو راولپنڈی کا سٹیشن ۸۱ء میں سپرد ہوا جہاں آپ ۹۳ء تک تشریف فرما رہے اور اس عرصہ کے اختتام پر آپکی تبدیلی لودیانہ میں ہو گئی۔ جہاں آپ ۷ سال یعنی ۹۹ء تک بڑی کامیابی سے کام کرتے رہے اس عرصہ میں آپ ضلع سے بہت اچھی طرح سے واقف ہو گئے تھے اور چونکہ مختلف مقامات پر نئے سٹیشن کھل رہے تھے ایک سٹیشن جگراؤں میں بھی قائم ہوا تھا

تو آپ عرصہ دو سال یعنی ۱۹۰۸ء تک روپڑ میں مقیم رہے۔ بعد ازاں بوجہ اپنے کمال تجربے و دانائی اور عالی حوصلگی کے آپ ۱۹۰۸ء میں جالندھر تشریف لائے۔ اور تا اختتام حیات مستعار یعنی ۱۱ اپریل ۱۹۱۷ء تک یہیں پر تشریف فرما رہے۔ اور ایسی جوانمردی دانائی۔ راستبازی اور سہولیت سے کام چلایا کہ ہر ایک کی زبان سے سوائے آفرین کے اور کچھ نہ نکلا۔ مصرعہ۔ آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو

مذکورہ بالا خدمات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی کا بڑا حصہ تین مقامات پر صرف ہوا یعنی لاہور۔ لودیانہ۔ جالندھر۔ اور چونکہ جالندھر میں عرصہ دراز تک تشریف فرما رہے جو کہ جالندھر کیلئے ایک خاص فخر کی بات ہے۔ آپکو اس جگہ سے ایک خاص اُنس پیدا ہوگیا تھا۔ اور ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ جالندھر میرا گھر ہے بلکہ یہاں تک چاہنے لگ گئے تھے کہ جب کبھی اپنے تبدیل ہو رخصت اپنے وطن یا اونکو سدھارنیوالے ہوتے تھے تو ہمیشہ یہی کلمات آپکی زبان سے صادر ہوتے تھے کہ مجھے جالندھر چھوڑتے ہوئے بہت تکلیف ہوتی ہے اور درحقیقت بہت ہی غمگین معلوم ہوا کرتے تھے۔

آپ نہ صرف عالم اجل ہی تھے بلکہ اُستاد کامل تھے۔ آپ کی وعظیں بہت ہی موثر اور حسن طریقے پر ہوتی تھیں تعلیمی کاموں سے ایک خاص دلچسپی آپ کا حصہ تھا اور جو تجربہ آپ کو حاصل تھا بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ ماتحتوں سے کمال شفقت سے پیش آتے تھے اور اساتذہ سکول کے ساتھ ایک خاص ہمدردی رکھتے تھے چونکہ مسابقہ دار تھی جس وقت سکول کی عنان اُن کے ہاتھ میں آئی سکول کو کھیلنے کے میدان کی اشد ضرورت تھی۔ چونکہ آپ نے سکول کے سامنے ایک گندے پانی کا گڑھا بصرف زرکثیر بھروا کر ایک نہایت ہی موزوں اور خوشنما میدان بناکر رفع کردی جس کیلئے سکول میں اور مشن کے مسیحیوں میں ہمیشہ تک اُن کا نام یاد رہیگا۔

ضلع کے کام میں آپ کا تجربہ اس سے بھی بڑھکر تھا۔ ہر ایک گاؤں اور گاؤں والوں کو اچھی طرح سے جانتے اور بکمال شفقت سے پیش آتے تھے۔ لوگ ایک بڑی تعداد میں آپ کے زمانے میں عیسائی ہوئے اور مشن کے کام کو وہ رونق حاصل ہوئی جس سے ہر ایک خیرخواہ کا دل خوش ہوا۔ غریب عیسائی آپ کے پاس اپنی فریادیں اس طرح لاتے تھے جیسے اپنے باپ کے پاس۔ اور ہمیشہ اُن کو اپنا بہترین ہمدرد پاتے تھے۔ افسران اعلیٰ تک اُن کی شکایات پہونچانے میں کبھی پہلو تہی نہ کرتے تھے۔ اور جبتک رفع نہ ہو جاویں کبھی ہٹنے کا نام نہ لیتے تھے آپکی یہ ہمدردی نہ صرف عیسائیوں تک محدود تھی بلکہ غیر عیسائیوں کے بھی ویسے ہی مددگار ہوتے تھے۔ کسی گاؤں کا اگر پیپل کا درخت افسر ضلع کے ساربانوں نے کاٹ دیا ہے تو جاٹ صاحب کے گھر میں اور آپ لاٹ صاحب سے شکایت کر رہے ہیں۔ گاؤں کے غریب عیسائی بیگاری میں پکڑے ہوئے ہیں تو جا سختی کی شکایت آپ حاکم ملک سے کر رہے ہیں ملک میں قحط پڑا ہوا ہے۔ اور آپ کو خیراتی کام کرنے کی لگ ہی ہے۔ غرض آپ کی ہمدردی کمال درجے کی تھی کسیکو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔ جب آپ جالندھر تشریف لائے اسوقت یہاں کی کلیسیا کو دو اہم چیزوں کی سخت ضرورت تھی یعنی گرجے اور قبرستان کی۔ آپ نے اس بلیغ سے دونوں ضرورتیں پوری کردیں۔ ایک عالیشان گرجا بھی بن گیا اور قبرستان بھی ٹھیک ہو کر چار دیواری بھی تیار ہو گئی جو ہمیشہ کے لئے آپکی زبان حال سے بولتی ہوئی یادگار ہیں۔ آپ کے علم اور زباندانی کا کمال آپ کی وعظوں سے مترشح تھا۔ اور پنجابی اور اردو ایسا باسہولت بولتے تھے جیسا کہ یہاں کا باشندہ۔ یہی وجہ ہے ایک عرصہ تک اخبار نور افشاں کے ایڈیٹر رہے اور اسکو بہت ہی اچھی طرح نبھایا جب ایک کمیٹی نئے عہدنامہ کے اُردو ترجمہ کے دہرانے کے لئے مقرر ہوئی تو آپ بھی اُس کے ایک ممبر مقرر ہوئے اور احسن خدمات سرانجام کیں جسکا صلہ وہ خدا سے پائینگے

خدا جانے اُس خالق مطلق نے کیسی مردانہ ہمت اور کشادہ دلی عطا فرمائی تھی کہ دم رحلت سے چند روز پیشتر تک اپنے سب کام خود کرتے تھے اور دوسرے کے محتاج نہیں ہوتے تھے۔ وہ امریکہ کے آزاد ملک کی ایک زندہ مثال تھے۔ وہ خاندان نیوٹن کے جو پنجاب بھر میں اپنی لیاقت دانائی شرافت و پرہیزگاری بسیانہ طرز زندگی اور ہمدردی کے لئے مشہور ہے ایک اعلیٰ رکن تھے۔

وہ مظلوموں کے طرفدار۔ بے کسوں کے حامی ظالموں کے دشمن۔ مکاروں کے مخالف۔ دنیاوی جاہ و جلال سے متنفر۔ قول کے سچے۔ ارادے کے پکے سچ کے شیدا۔ اور مسیح پر فدا تھے۔ جب ایسا مسیحی فقیر جیسے کہ صاحب موصوف تھے۔ اپنے عزیزوں اور دوستوں سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو جائے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ اُن کے دل اس صدمہ جانکاہ سے چور نہ ہو جائیں۔ مگر ہاں ایک تسلی ہے جس پہ کامل ایمان ہے کہ خداوند مسیح کی طرف سے انہیں ایک خاص خدمت عطا ہوئی ہے۔ اور وہ اپنے خداوند کے دیدار سے مست اور اُس کے نور سے منور ہو رہے ہیں۔

یہ ہے مختصر سرگذشت ایک سچے خادم کی جس سے ہمیں سبق سیکھنا چاہئے۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کیلئے ایک اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوشنما حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں ماہ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا۔ پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل۔ بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل خانصاحبہ

یہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ر ہے۔ اگر ۹ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۶ر چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی نمونہ ۱ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام

ای۔ ایچ ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ لودیانہ (پنجاب) آنی چاہئیں۔

بدہضمی و بدہضمی کے دست کی ٹکیہ ۹۸ع

غذا تحلیل نہ ہونے کو بدہضمی کہتے ہیں۔ جیسے غذا کرنے کے بعد پیٹ کا بھاری رہنا۔ پیٹ میں ریاح ہونا۔ جی متلانا کھٹی ڈکار کا آنا قوت ہاضمہ کے خراب ہو جانے سے ہوتا ہے جب غذا بغیر ہضم کچا رہے تب پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ اور پیٹ پھولتا ہے اور دست ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے جسم نحیف اور مرض لاعلاج ہوتا ہے۔ اس مرض کے ہونے کے اسباب یوں ہیں ضعیفی عارضی کسی خاص بیماری کے بعد ضعف کا ہونا۔ کم کھانا۔ زیادہ محنت فکر و تردد یا غم اور ان خرابیوں کی حالت میں جو بچے جننے کے وقت ہوتی ہیں ان باتوں کا غور کر کے ڈاکٹر برمن نے یہ بدہضمی کی ٹکیہ بنائی ہے جس سے غذا تحلیل ہوتی ہے اور بدہضمی کی خرابی کو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ایک سے ۴ شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ [illegible]

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے جس پر لڑکے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے مقدر پرائمری کی ۴ جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا۔ خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ماہوار۔ اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں یا ۳ ہوں ... دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کرسٹالز و کرول اور بٹھو کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن کرسٹالز للعہ سے ... کرول للعہ سے ... مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے ... عہ

غیر ممالک سے ... ۳ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ہ	ے
چوتھائی کالم	ہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	وعہ
پورا کالم	للعہ	وعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ے	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۲ر یکمشت کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگار کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک ورق کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ بھیجے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائے گا (۵) بعض نامہ نگار غلط ملط نظم و نثر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو و الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ر سے ۶ر تک۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں

پادری ای ایچ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ... چھپا